موضوع الخطبة : خصائص صلاة الجمعة وفضائلها

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :طارق بدر السنابلي (@Ghiras_4T)

عنوان:

نمازِ جمعہ کی خصوصیات اور فضیلتیں

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إله إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُون).

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، اور (دین میں) ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو ! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ جان رکھو کہ اللہ تعالی اپنی مخلوقات کا پالنہار ہے، اس کا ایک مظہر یہ ہے کہ وہ جس مخلوق کو چاہتا ہے عظمت و مرتبت سے نوازتا ہے، خواہ وہ افراد ہوں، جگہیں ہوں، اوقات ہوں یا عبادات ہوں ۔اس کے پس پردہ اللہ کی حکمت کارفرماہوتی ہے جسے وہی جانتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے :(وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَار)

ترجمہ " :اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔

اور بلاشبہ اللہ تعالی نے نمازوں میں جمعہ کی نماز کو منتخب کیا اور اسے بعض خصوصیات سے متصف کیا ہے، اس کے لئے بعض سنتوں اور مستحبات کو مشروع قرار دیا ہے؛ جن میں سے چند اہم سنن اور مستحبات درجہ ذیل ہیں:

۱ .نماز جمعہ اسلام کے اہم ترین فرائض اور مسلمانوں کے عظیم ترین اجتماعات میں سے ایک ہے۔

۲ .نماز جمعہ کی سنتوں میں سے اس کے لئے غسل کرنا ہے اور یہ نہایت ہی تاکیدی حکم ہے۔ اسی طرح خوشبو لگانا، مسواک کرنااور خوبصورت لباس زیب تن کرنا بھی جمعہ کی سنتوں میں سے ہیں۔ ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا، پھر خوبصورت ترین لباس میں ملبوس ہوا، اور اگر میسر ہوا تو اس نے خوشبو بھی لگایا، پھر اطمینان و سکون کے ساتھ جمعہ کے لئے نکل پڑا اور کسی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کی اور نہ ہی کسی کو گزند پہنچایا، پھر جتنا نصیب میں تھا اس نے کچھ نوافل ادا کی، پھر امام کے آنے کا انتظار کیا تو دو جمعہ کے مابین اس کے کئے ہوئے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے"[1]۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ممکن ہو صفائی کر کے تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو لگا کر جمعہ کیلیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے (جو مسجد میں بیٹھے ہوں) پھر جتنی نمازیں اس کی قسمت میں

---

(1) اسے احمد (۵/۴۲۰) نے روایت کیا ہے اور زاد المعاد کے محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

ہو ادا کرے اور جب امام خطبہ دینے لگے تو وہ خاموش رہے، ایسے شخص کے وہ گناہ جو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان ہوں؛ سب بخش دیئے جائیں گے"[(2)]۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا:"ہر ایک بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے اور یہ کہ وہ مسواک کرے اور اگر خوشبو میسر ہو تو اسے بھی لگائے"[(3)]۔

۳ .نماز جمعہ کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ اس کے لیے کچھ خاص لباس رکھا جائے ، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے :نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن عوام سے خطاب فرمایا تو آپ نے دیکھا کہ انہوں نے (روز مرہ استعمال کی) چادریں اوڑھ رکھی ہیں تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :کیا حرج ہے کہ تم میں سے کسی آدمی کے پاس گنجائش ہو تو وہ روزمرہ کے کام کاج کے کپڑے کے علاوہ جمعہ کے لیے خاص طور پر کپڑے تیار کرلے"[(4)]۔

مذکورہ بالا احادیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نماز جمعہ کے لیے سب سے خوبصورت لباس زیب تن کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

۴ .نماز جمعہ کی مستحبات میں یہ بھی ہے کہ مسجد کو معطر کیا جائے، چنانچہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ نصف النہار کے وقت ہر جمعہ کو مسجد نبوی کے اندر عود سے عطر بیزی کی جائے"[(5)]۔

۵ .نماز جمعہ کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ اس کے لئے جلدی کی جائے اور پیدل چل کر جایا جائے اور یہ سب سے افضل سواری ہے اور ثواب کے معاملے میں ان دونوں کے درمیان کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔ اوس بن

---

(2) اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب الجمعہ کے اندر" جمعہ کے لیے تیل لگانے کے بیان میں"اور" جمعہ کے دن دو لوگوں کے درمیان تفریق نہ کرنے کے بیان میں "روایت کیا ہے۔

(3) بخاری :۸۸۰، مسلم :۸۴۶

(4) ابوداود :۱۰۷۸، ابن ماجہ :۱۰۹۵

(5)ابو یعلی نے المسند :۱۹۰ میں اس کو روایت کیا ہے اور اس کی سند کو ابن کثیر رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ کی کتاب" الثمر المستطاب : "۲/۵۸۶ میں ہے۔

اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور غسل کرایا، سویرے پہنچا، شروع سے خطبے میں شریک رہا، امام کے قریب بیٹھا اور بہ غور خطبہ سنا اور خاموش رہا تو اس کے ہر قدم کے بدلے اسے ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام کا ثواب ملے گا"[6]۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان : (غَسَّلَ) "غسل کرایا" کے معنی ہیں:" اپنی بیوی سے جمع کیا"۔ جیسا کہ اس کی تفسیر امام احمد نے کی ہے۔ اور اس کی حکمت بھی ظاہر ہے، وہ یہ کہ جماع سے انسانی نفس کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے جو کہ نماز میں مصلی کیلئے باعث راحت ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ:" غَسَلَ واغْتَسَلَ یعنی اپنے سر کو دھویااور غسل کیا، کیونکہ لوگ سَروں میں تیل لگاتے ہیں اسی لئے غسل کرنے سے قبل سر کو دھونے کی رغبت دی گئی ہے۔ جمعہ کی نماز کے لئے جلدی پہنچنے کی فضیلت کے سلسلے میں ایک اور حدیث ہے جس کو ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا :"جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح (اہتمام سے) غسل کرے، اور نماز کے لئے جائے، گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی، اور جو شخص دوسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے گائے کی قربانی دی، اور جو شخص تیسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے سینگ دار مینڈھا بطور قربانی پیش کیا، اور جو چوتھی گھڑی میں جائے تو گویا اس نے ایک مرغی کا صدقہ کیا اور جو پانچویں گھڑی میں جائے تو گویا اس نے ایک انڈا اللہ کی راہ میں صدقہ کیا پھر جب امام خطبہ کے لئے آ جاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے مسجد میں حاضر ہو جاتے ہیں"[7]۔

۶ . نماز جمعہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جو اس کی ادائیگی کیلئے (مسجد آئے) اس کے لئے امام کے منبر پر آنے سے قبل (نفلی) نماز پڑھنا مستحب ہے، اور زوال کے وقت بھی نماز ادا کرنا مکروہ نہیں ہے اس کی دلیل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس کا ابھی ابھی تذکرہ ہوا : "پھر اس کی قسمت میں جتنی

(6) ترمذی :۴۵۶ نے اس کو روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(7) بخاری :۸۳۲، مسلم :۱۴۰۳

نمازیں ہوں ان کو ادا کرے "۔یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے جس کو امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اختیار کیا ہے۔

۷ .نماز جمعہ کی سنتوں میں یہ بھی ہے کہ خطبہ کے دوران خاموش رہا جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :"امام کے خطبہ کے دوران اگر آپ نے اپنے کسی ساتھی سے خاموش رہنے کے لیے کہا تو آپ نے لغو کام کیا"[8]۔

۸ .نماز جمعہ کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اس کی ادائیگی اس جمعہ اور اس سے ما قبل جمعہ کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے جب تک کہ بڑے گناہوں کا ارتکاب نہ کیاہو، اس کی دلیل ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" پانچوں نمازیں اور ہر جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ (ان کو مٹانے والے) ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے"[9]۔

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعہ کے لیے آیا اور بغور خاموشی سے خطبہ سنا؛ اس کے لئے پچھلے جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور تین دن زائد بھی اور جو (بلا وجہ) کنکریوں کو ہاتھ لگاتا رہا (ان سے کھیلتا رہا) اس نے لغو اور فضول کام کیا"[10]۔

۹ .نماز جمعہ کی ایک خصوصیت دونوں رکعتوں میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون یا سورۃ الاعلی اور سورۃ الغاشیہ کا پڑھنا ہے۔ کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان سورتوں کو جمعہ کی نماز میں پڑھتے تھے[11]۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے جمعہ کے روز دونوں سورتوں (جمعہ و منافقون)کے پڑھنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا :"یہ

---

(8) بخاری:۹۳۴اور مسلم :۸۵۱ نے اس حدیث کو ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(9) مسلم :۲۳۳

(10) مسلم :۸۵۷

(11) مسلم :۸۷۷ نے اس کو ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

سورت اس نماز (نماز جمعہ) کی ادائیگی اور اس کے لیے جلد بازی کرنے ، نماز جمعہ کی ادائیگی میں رکاوٹ ڈالنے والے کاموں کو ترک کرنے اور اللہ کا بکثرت ذکر کرنے کے حکم پر مشتمل ہے، تاکہ لوگوں کو دارین میں کامیابی و کامرانی حاصل ہو کیونکہ اللہ تعالی کے ذکر کو بھلا دینا دنیا و آخرت میں تباہی و ہلاکت کا باعث ہے، اور دوسری رکعت میں سورۂ" اذاجاءک المنافقون "پڑھی جاتی ہے، تاکہ امت اسلامیہ کو ہلاکت خیز نفاق سے ڈرایا جائے، اس بات پر متنبہ کیا جائے کہ لوگوں کے مال و اولاد انہیں نماز جمعہ کی ادائیگی اور ذکر الہی سے دور نہ کر دیں ، اور اگر لوگوں نے ایسا کیا تو یقینا انہوں نے گھاٹے کا سودا کیا۔ اسی طرح اس سورہ کی تلاوت اس لئے کی جاتی ہے تاکہ لوگوں کو اس انفاق فی سبیل اللہ پر ابھارا جائے جو سعادت مندی کے بڑے مراتب میں سے ایک ہے۔ اور لوگوں کو اچانک حملہ آور ہونے والی موت سے آگاہ کیا جائے اس حال میں کہ لوگ اس سے مہلت مانگ رہے ہوں اور واپسی کی تمنا کر رہے ہوں اور ان کی مانگ پر ذرا بھی توجہ نہ دی جائے[12]۔ انتہیٰ۔

۱۰ . نماز جمعہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسے ترک کرنے پر ایسی وعید آئی ہے جو عصر کی نماز کے علاوہ کسی دوسری نماز کے تعلق سے نہیں آئی ہے۔ ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جو شخص بلا کسی عذر شرعی کے معمولی سمجھتے ہوئے تین جمعہ مسلسل چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالی اس کے دل پر مہر ثبت کر دیتا ہے"[13]۔

۱۱ . نماز جمعہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ لوگوں کی گردنیں پھلانگنے اور نماز جمعہ کے دوران لغویات میں مصروف رہنے کے سلسلے میں سخت (وعید) آئی ہے کیونکہ ان حرکتوں کی وجہ سے لوگوں کی خاموشی ٹوٹ جاتی ہے اور دوران خطبہ لوگ خطبہ سننے کے بجائے بات کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جس نے لغو عمل انجام دیا اور لوگوں کی

---

(12) زاد المعاد :۴۲۲/۱-۴۲۳، سے معمولی تصرف کے ساتھ ماخوذ۔

(13) احمد :۳/۴۲۵ وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے اور مسند کے محققین نے اس کو حسن قرار دیا ہے :۱۵۴۹۸

گردنوں کو پھلانگا تو ایسا کرنا کی وجہ سے اس کو (جمعہ کے بجائے) ظہر کی نماز کا ثواب ملے گا" [14]۔ یعنی وہ شخص جمعہ کے ثواب سے محروم ہو گا۔

چنانچہ نماز جمعہ کے لئے آنے والے لوگوں پر خشوع و خضوع کے ساتھ اس کی تعظیم کرنا واجب ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالی کے عظیم شعائر میں سے ہے، امام کے خطبہ کے دوران اعضائے جسم کو بلاوجہ کی حرکتوں سے روکے رکھنا؛ اس کی تعظیم کا حصہ ہے، جیسے کنکر وغیرہ چھونا، زمین پر لکیر کھینچنا اور مسواک کرنا وغیرہ ۔ اسی طرح خاموشی اختیار کرنا بھی اس کی تعظیم میں شامل ہے، ورنہ انان گناہ گار ہو گا، جمعہ کے ثواب سے محروم ہو گا اور اس کی نماز جمعہ ظہر میں تبدیل ہو جائے گی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:"امام کے خطبہ کے دوران اگر تم نے اپنے کسی ساتھی کو خاموش رہنے کے لیے کہا تو تم نے لغو کام کیا"[15]۔

۱۲ . نماز جمعہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی ادائیگی کے بعد چار رکعات نفل نماز پڑھنا مستحب ہے۔ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جس شخص نے نماز جمعہ ادا کی، اسے چاہئے کہ اس کے بعد چار رکعت نوافل ادا کرے"[16]۔

۱۳ . صلاۃ جمعہ کی خصوصیات میں وہ بھی شامل ہے جسے امام ابنِ قیم رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ: "نماز جمعہ دیگر فرض نمازوں کے مابین ایسی خصوصیات سے متصف ہے جو دیگر نمازوں میں نہیں پائی جاتیں جیسا کہ اجتماع، مخصوص تعداد، اقامت وسکونت ،ملک میں رہنے اور بہ آواز بلند تلاوت کرنے کی شرطیں"[17]۔ انتہیٰ۔

---

(14) ابو داود :۳۴۷ نے اس کو روایت کیا ہے اور صحیح ابو داود میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

(15) اسے بخاری(۹۳۴)اور مسلم(۸۵۱)نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(16) مسلم:(۸۸۱)

(17) زاد المعاد :۱/۳۹۷

اے اللہ کے بندو !یہ دس ایسی خصلتیں ہیں جن کی وجہ سے نماز جمعہ دوسری نمازوں سے ممتاز قرار پاتی اور اللہ کے نزدیک عظیم رتبہ ومنزلت سے سرفراز ہوتی ہے ۔لہذا ہمیں ان خصلتوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اللہ سے مدد طلب کرنی چاہئے اور ان اعمال پر اللہ سے اجر وثواب کی امید رکھنی چاہئے۔

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو قرآن کی برکتوں سے نوازے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اللہ سے اپنے لیے اور آپ سب کے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اسے سے استغفار کریں، یقیناوہ خوب معاف کرنے والا، بڑامہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

- آپ یہ بھی جان رکھیں -اللہ آپ پر رحم فرمائے- کہ اللہ تعالی نے آپ کو ایک ایسا حکم دیا ہے جس کا آغاز اپنی ذات سے کیا ، پھر رب تعالی کی پاکی بیان کرنے والے فرشتوں کو اس کا حکم دیا اور اس کے بعد انس وجن کے تمام مسلمانوں کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ: اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔

اے اللہ !تو اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت وسلامتی بھیج، تو ان کے خلفاء، تابعین عظام اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے راضی ہو جا۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، اور اپنے دین کی حفاظت فرما، اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، تو اپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نیست ونابود کردے، اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما۔

اے اللہ! ہمیں اپنے ملکوں میں امن وسکون کی زندگی عطا کر، اے اللہ! ہمارے اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما، انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا۔

اے اللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے، اپنے دین کو سربلند کرنے کی توفیق دے اور انہیں اپنے ماتحتوں کے لیے باعث رحمت بنا۔

اے اللہ! مسلمانوں کو وبا کی ایسی شدت لاحق ہوئی ہے کہ جس سے تیرے سوا کوئی واقف نہیں، اے اللہ! ہم سے اس وبا کو دور کرے دے، یقیناً ہم مسلمان ہیں، اے اللہ! اس وبا کی وجہ سے جو مسلمان وفات پاگئے، ان پر رحم فرما، اور ہم میں سے جو بیمار ہیں، انہیں شفا عطا کر، اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں تیری نعمت کے زوال سے، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے، اور تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں برص (پھلبہری) سے، پاگل پن سے، کوڑھ سے اور بری بیماریوں سے۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔

عباد الله! إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى، وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي، يعظكم لعلكم تذكرون، فاذكروا الله العظيم يذكركم، واشكروه على نعمه يزدكم، ولذكر الله أكبر، والله يعلم ما تصنعون.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

۲۶ شوال ۱۴۴۱ھ

شہر جبیل- سعودی عرب

00966505906761

مترجم:

طارق بدر سنابلی

binhifzurrahman@gmail.com